Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659
0333-6444659

سؤال: محترم مفتی صاحب: مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرا ایک وراثت کا مسئلہ ہے جس کے لئے میں بہترین حل چاہتی ہوں شریعت کے مطابق امید ہے کہ آپ میری اس معاملہ میں ضرور مدد فرمائیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ آج سے پانچ سال پہلے جب میرے والد صاحب شدید علیل تھے۔ اس دوران انہوں نے میری چھوٹی بہن کو بتایا کہ کچھ زیور ہے جو تم بہنوں کا ہے۔ ہم ٹوٹل چار بہنیں ہیں اور ایک بھائی ہے اور میرے والد صاحب نے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ میں نے بیٹے کو ان کا حصہ دے دیا ہے۔

اب اس سال تقریباً چار سال بعد میں اور میری چھوٹی بہن نے ایک درس میں سنا کہ اس طرح زبانی کہنے سے بات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس سامان کو وراثت کے مطابق تقسیم کرنا ہے اور وہاں پر میری چھوٹی بہن کے علاوہ کوئی اور گواہ بھی موجود نہیں تھا۔ میری چھوٹی بہن کی عمر اس وقت تقریبا 30 سال تھی اب معلوم یہ کرنا ہے ان زیورات کو وراثت کے مطابق تقسیم کرنا چاہئے یا جو والد صاحب نے کہا ہے اس کو مان لینا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ والد صاحب کا ایک مکان ہے جس میں وہ رہتے تھے۔ اور وہ والد صاحب کے نام پر تھا۔ اور ان کے ساتھ میری والدہ میرا بھائی فیملی کے ساتھ اور ایک بڑی بہن جن کی شوہر سے علیحدگی ہوگئی ہے وہ رہتی تھی۔

میرے بھائی نے والد کی زندگی میں ان سے فرمائش کی کہ گھر میرے نام کر دیں باقی مجھے کچھ نہیں چاہئے لیکن والد صاحب نے یہ نہیں کیا بلکہ وہ اس بات سے سخت ناراض ہوئے۔

لیکن ایک دن میری ایک اور تیسری بہن کے سامنے والد صاحب نے یہ بات رکھی تو میری بہن نے یہ مشورہ دیا کہ آپ یہ مکان آدھا بھائی کو دیں اور آدھا بڑی بہن کو دیں کیونکہ بڑی بہن کی ان کے شوہر سے علیحدگی ہوگئی ہے اور بچے بھی شوہر کے ساتھ رہتے ہیں۔ میرے والد یہ بات مان گئے لیکن کوئی کاغذی کاروائی نہیں ہوئی اور اتنے دنوں میں میرے والد صاحب کا بھی انتقال ہوگیا۔ اب اس گھر میں بھائی اپنی فیملی کے ساتھ اور میری بڑی بہن رہتی ہیں۔ کیا اس گھر کا بھی شریعت کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے؟ یہ دونوں باتیں آپ کے سامنے رکھیں ہیں۔ امید ہے کہ آپ رہنمائی فرمائیں گے۔

ایک اور بات یہ کہ 36 ہزار روپے چار بہنوں اور ایک بھائی میں کیسے تقسیم ہوگا۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

سائل: خالد 03352953069

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

1۔ صورت مسؤلہ اگر والد نے اپنی زندگی میں زیورات سے متعلق اپنی ایک بیٹی کو صرف یہ کہا تھا کہ " میرے پاس کچھ زیور ہے جو تم بہنوں کا ہے " لیکن اپنی زندگی میں مذکورہ زیورات اپنی بیٹیوں کو مالکانہ حقوق وقبضہ کے ساتھ نہیں دیئے تھے تو اب ان کے انتقال کے بعد یہ زیورات مرحوم کا ترکہ شمار ہوگا اور تمام ورثاء (بیٹا اور بیٹیوں) کے درمیان ان کے حصوں کے بقدر تقسیم ہوگا۔

2۔ والد مرحوم کا مملوکہ مکان جس میں وہ اپنی موت تک رہائش پذیر تھے، وہ مکان بھی تمام ورثاء (بیٹا اور بیٹیوں) میں ان کے حصوں کے بقدر تقسیم ہوگا، والد کے محض یہ کہنے سے کہ "یہ مکان میرے ایک بیٹے اور بیٹی کا ہے" مذکورہ مکان ان دونوں کی ملکیت میں شمار نہ ہوگا بلکہ شرعی طریقہ کے مطابق تقسیم کرکے تمام ورثاء کا اس مکان میں حصہ ہوگا۔

3۔ چھتیس ہزار روپے میں سے بیٹے کو بارہ ہزار اور ہر ایک بیٹی کو چھ ہزار ملیں گے۔

صورت تقسیم یہ ہوگی:

میت 6

بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
2	1	1	1	1

یعنی مرحوم کے کل ترکہ میں سے بیٹے کو 33.33 فیصد حصہ اور ہر ایک بیٹی کو 16.66 فیصد حصہ ملے گا۔

تقریرات الرافعی علی رد المحتار میں ہے:

وبخلاف ما اذا کان الساکن ھو الواھب لان الشرط قبضہ ویدہ علی الدار تقرر قبضہ وفیہ ایضا عن ابی یوسف لایجوز للرجل ان یھب لامراتہ او تھب لزوجھا او لاجنبی وھما ساکنان فیھا۔

(کتاب الھبۃ 5/ 251 ط سعید)

الدر المختار میں ہے:

(وَتَتِمُّ) الْهِبَةُ (بِالْقَبْضِ) الْكَامِلِ (وَلَوْ الْمَوْهُوبُ شَاغِلًا لِمِلْكِ الْوَاهِبِ لَا مَشْغُولًا بِهِ) وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمَوْهُوبَ إنْ مَشْغُولًا بِمِلْكِ الْوَاهِبِ مُنِعَ تَمَامَهَا.

(کتاب الھبۃ 5/ 690 ط سعید)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

15 شوال المکرم 1447ھ / 4 اپریل 2026ء

فتویٰ نمبر: 517

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی